



سوال

نمازی اور سترہ میں فاصلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز اگر بغیر سترہ کے نماز پڑھا رہا ہو تو گزرنے والا کتنے فاصلہ پر سے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرفوع حدیث میں فاصلہ کی حد بندی مصرح تو میرے علم میں ثابت نہیں۔ البتہ بین یدی المصلیٰ کا لفظ بظاہر یہ چاہتا ہے کہ محل سترہ سے باہر سے اگر گزر جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر احتیاطی طریقہ اختیار کرے تو بہتر ہے۔ (محمد علی ازمرکز الاسلام لکھوکی)

مجیب لیبب نے جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کی شرح میں صاحب سبل الاسلام نے تحریر فرمایا ہے: «والحدیث دلیل علی تحریم المردود ما بین موضع بہتہ فی سجودہ و قد میہ «ہاں اس روایت میں رمیۃ الحجج کا لفظ آیا ہے اس میں گوضف اور معنی کے لحاظ سے محتمل ہے۔ لیکن (احتیاطی طریقہ کے لیے) مقید ہو سکتی ہے ایسے مسائل میں کسی فریق پر تشدد سے بچنا نسب ہے۔ واللہ اعلم (احقر محمد عطاء اللہ بھوجیانی 18 ربیع الثانی 1352ھ)

تبصرہ محدیث روپڑی۔ حدیث البوداؤد میں قدفہ کجج کا لفظ ہے یعنی پتھر پھینکنے بقدر آگے سے گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر ایک دوسری حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے جو یہ ہے:

«اذ جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرعل فلا یضرک من مرین یدیک»

یعنی پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر آگے کوئی شے ہو اور پھر کوئی تیرے آگے سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں

اس حدیث پر عون المعبود میں لکھا ہے:

«ثم مراد من مرین یدیک بین السترة والقبلة لا ینک و بین القبلة»



یعنی آگے سے مراد سترہ اور قبلہ کے درمیان ہے نہ نمازی اور سترہ کے درمیان۔

اس سے معلوم ہوا کہ سبل السلام والے کا یہ کہنا کہ پشانی رکھنے کی جگہ اور پاؤں کی جگہ کا درمیان مراد ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ عمون المعبود کی تشریح چاہتی ہے کہ محل سترہ سے بعد میں آگے ہو پھر ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ خاص کر جب کوئی دوسری روایت نہیں۔ نہ صحیح اور نہ ضعیف تو پھر دلیری بالکل ہجھی نہیں۔

وبالذہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوٰۃ، سترہ کا بیان، ج 2 ص 115